Qisman Kay Khail

Qisman Kay Khail

[امی ابو نے پسند کی شادی کی تھی کیونکہ دونوں طرف کے لوگ اس رشتے پر راضی نہ تھے اہذا انہوں نے شادی میں شرکت نہ کی۔ میرے والدین نے ایک دوسرے کو تو پا لیا لیکن اپنوں کو کھودیا۔ تقدیر نے میری ماں کو میرے والد کی وجہ سے اپنوں سے جدا کیا تھا۔ کون جانتا تھا کہ کھی وہ دن بھی آئے گا کہ میرے ذریعہ وہ ان سے دوبارہ مل جائیں گی۔ میری صورت اچھی تھی مگر سیرت میں تکبر اور اپنے حسن کے احساس سے ، اکھڑین بھرا ہوا تھا۔ پاس پڑوس کے لڑکے میری ایک جھلک دیکھنے کو بے تاب رہتے مگر میں جو لڑکیوں سے بات کرنے کو اپنی توبین سمجھتی تھی، لڑکوں کو کب گھاس ڈالتے۔ کالج میں داخلہ لیا تو یہ نخوت اور بڑھ گئی۔ طرہ یہ کہ ذہانت میں دیس سے کہ دیس سے کونہ دائت اتمال کونہ دائتا تمال بھی کسی سے کم نہ تھی۔ میری ہر چیز مکمل تھی۔ کاش کہ میری سیرت اچھی ہوتی۔ کون جانتا تھا کہ لاڈ اٹھانے والے میرے محافظ ، میرے والد کی زندگی کے دن تھوڑے ہیں۔ میں بھی سترہ برس کی تھی کہ وہ گزر گئے۔ والدہ کے والدین تو ان سے ترک تعلق کر چکے تھے۔ ادھر ابو کے رشتہ دار بھی ہم سے لا تعلق تھے ، ایسے میں ہم ماں بیٹی کا اگر کوئی سہارا تھا تو وہ والد صاحب کی جمع بھی نہ ہم سے لا تعلق تھے ، ایسے میں ہم ماں بیٹی کا اگر کوئی سہارا تھا تو وہ والد صاحب کی جمع تھی کہ وہ گزر گئے۔ والدہ کے والدین تو ان سے ترک تعلق کر چکے تھے۔ ادھر ابو کے رشتہ دار بھی ہم سے لا تعلق تھے ، ایسے میں ہم ماں بیٹی کا اگر گوئی سہارا تھا تو وہ والد صاحب کی جمع ہونہی ہم سے لا تعلق تھے ، ایسے میں ہم ماں بیٹی کا اگر گوئی سہارا تھا تو وہ والد صاحب کی جمع کو تھی کی باری آگئی۔ امی نے اس کو فروخت کر کے چھوٹا سا نو کمروں کا مکان خرید لیا تا کہ سرچھپانے کا ٹھکا نہ رہے۔ باقی روپیہ بینک میں جمع کر دیا تا کہ رہی کائی کہ رہے۔ باقی روپیہ بینک میں جمع کر دیا تا کہ رندگی کی گاڑی کچه عرصہ آگے رواں ہو اور میں بھی سکون سے تعلیم کا دور مکمل کر سکوں۔ کالج کی تعلیم ختم کر کے میں یونیورسٹی بہنچ گئی۔ میری عمراب اکیس سال ہو چکی تھی۔ یونیورسٹی میں بھی میں کسی کو خاطر میں نہ لاتی، سوائے ایک لڑکی کے کسی کو دوست نہ بنایا، لہذا یہاں بھی مغرور مشہور ہو گئی۔ ہماری کلاس میں عامر نام کا ایک لڑکی کے کسی کو دوست نہ بنایا، لہذا یہاں بھی مغرور مشہور ہو گئی۔ کے سات کرنا چاہی، میں نے لفٹ نہ دی مگر خدا کی کرنی کہ میں لڑکیوں ہمار نے سات کرنا چاہی، میں نے لفٹ نہ دی مگر خدا کی کرنی کہ میں لڑکیوں عامر نے دریا میں چھلائی لگا کرمجہ کو ڈوینے سے بچالیا، وہ ایک اچھا تیراک تھا۔ کچه دیر بعد جب عامر نے دریا میں چھلائی لگا کرمجہ کو ڈوینے سے بچالیا، وہ ایک اچھا تیراک تھا۔ کچه دیر بعد جب ایک معجرہ نہا کہ میں بچ گئی تھی۔ اس واقعہ سے بھی میرے دل میں عامر کے لئے نرم گوشہ پیدا لیک معجرہ نہا کہ میں بچ گئی تھی۔ اس واقعہ سے بھی میرے دل میں عامر کے لئے نرم گوشہ پیدا لئے بھیجا لیکن میں نے پر رشتے سے بانکر کر دیا۔ عامر کو میرے انکار سے بہت دکه ہوا۔ ایک دن اس نے بوبیورسٹی میں انکار کی وجہ پوچھنا چاہی تو مجھے غصہ لگیا، میں نے قبر الود نگاہوں سے اس کو گھررتے ہوئے کہا کہ تمہارے جیسے خصہ لگیا، میں نے قبر الود نگاہوں سے سے سکار کر دیں۔ گھر میں کہ برت نہ کرنا ور نہ وی سی صاحب سے اس کو گھروڑے ہوئے کہا کہ تمہارے جیسے خصہ لگیا، میں نے قبر کھر کے دربان ہیں، میں نم کو اپنی جوئی ہوئی۔ تکار میں می گھر میں کر کے کر کچه نہ تھ تو تو کری کی دربی درت کم کر میں نے گھر میں کہر ہو گئی۔ میں نے تعلم کو میری خیر کو نہ نہ تو تو تو کری کی دربی و تو کری کے دربان ہیں گئی۔ عامر کو میری نے تو تو کری کے کہا ہوئی کہا ہیا تو تو کری کی دربان ہیں گئی۔ کار وہ کئی۔ اس میری عجو دوس کی اسٹور کے بی ے راستے بھی مہیں اسے تھے۔ اگر اسے بھی تو شادی شدہ اور عمر راسیدہ مردوں سے جو دوسری پ تیسری شادی کئے آرزو مند ہوتے تھے۔ ایسے رشتوں کو میرا ذہن قبول کرنے کو تیار نہ تھا۔ ایک روز جب گھر میں نہ راشن تھا اور نہ پیسہ پائی، بہت افسردہ بیٹھی تھی کہ اخبار میں ایک ایڈورٹائزنگ کمپنی کا اشتہار دیکھا۔ ایک کمپنی کو لیڈی سپرلڑی کی ضرورت تھی۔ دیئے ایڈورٹائزنگ کمپنی کا اشتہار دیکھا۔ ایک کمپنی کو لیڈی سپرلڑی کی ضرورت تھی۔ دیئے ایڈورٹائزنگ کمپنی کا اشتہار دیکھآ۔ ایک کمپنی کو لٰیڈی سیکرٹری کی ضرورت تھی۔ دیئے گئے پتے پر گئی تو چپراسی نے مجھے بتایا کہ ابھی تھوڑا سا انتظار کر لیں۔ میری نظر اچانک صاحب کے کمرے میں دیوار پر لگی تصویر پر گئی تو بو کھلا گئی۔ یہ عامر کی تصویر تھی۔ فوراً کرسی سے اٹھ کر کمرے میں دیوار پر لگی توسامنے عامر آتے نظر آگئے۔ وہی عامر ، میں نے جس کی بے عزتی کی تھی۔ وہی انسان آب دروازے میں کھڑا تھا، جسے دیکھ کر میرے اوسان خطا ہو گئے تھے۔ عامر نے بہت شائستگی سے سلام کیا۔ متانت سے کہا۔ مس بخت! کیسے مجھ غریب کے دفتر میں آنا ہوا؟ نوکری کا پتا کرنے آئی تھی لیکن اب نہیں کرنی مجھے آپ کے پاس نوکری۔ ٹھیک ہے، میں آنا ہوا؟ نوکری کا پتا کرنے آئی تھی لیکن اب نہیں کرنی مجھے آپ کے پاس نوکری۔ ٹھیک ہے، عزت افزائی ہو گی۔ اس نے کچہ اس طرح ہمدردانہ آہجے میں یہ بات کی کہ مجھے اپنے سابقہ کیے پر شرم آگئی۔ کیا سوچ رہی ہیں، آیئے۔ مارے لحاظ کے میں ان کے سامنے پڑی کرسی پر بیٹہ ہی گئی۔ یہ بتائیے کہ ملازمت کیوں کرنا چاہتی ہیں۔ اگر بہت ضروری ہے ملازمت کر نا اور میری کمپنی میں نہیں کرنا چاہتیں تو بھی کوئی بات نہیں۔ میں کسی دوسری کمپنی میں اچھی ملازمت پر رکھوا دیتا نہیں۔ و عدہ کرتا ہوں کہ اس کے بعد آپ کی اجازت کے بغیر نہ آپ سے بات کروں گا اور نہ فون کروں گا اہریہ سے درکھوا دیتا ہے۔ اس کی کہ انہیں۔ میں کسی دوسری کمپنی میں اچھی ملازمت پر رکھوا دیتا ہیں۔ میں کسی دوسری کمپنی میں اچھی ملازمت پر رکھوا دیتا ہوں۔ وحدہ کرتا ہوں کہ اس کے بعد آپ کی اجازت کے بغیر نہ آپ سے بات کر وں گا اور نہ فون کر وں گا کیونکہ آپ کے مزاج سے واقف ہو چکا ہوں۔ اس نے اتنے اعتماد اور اپنائییت سے یہ باتیں کہیں کہ کیو معاشرے کے رویوں کا بغوبی اندازہ ہو چکا ہے۔ تو کیا یہ بہتر نہیں کہ آپ مجھے پر ہی اعتبار کر لیں ؟ میں آپ کو اچھی سیٹ پر ملازمت دوں گا اور تنخواہ بھی معقول ہوگی۔ اس کے علاوہ آپ کے کر لیں ؟ میں آپ کو اچھی سیٹ پر ملازمت دوں گا اور تنخواہ بھی معقول ہوگی۔ اس کے علاوہ آپ کے تحفظ کی ضمانت بھی دوں گا۔ مجھے شرمندہ نہ کرو عامر۔ میں تو اس وجہ سے واپس جارہی تھی کہ اس روز تمہاری ابانت کی تھی اور بدلے میں تمہارے سلوک سے شر مندہ ہو رہی تھی۔ مجہ کو لگا کہ دوبارہ روز تمہاری ابانت کی تھی اور بدلے میں تمہارے سلوک سے شر مندہ ہو رہی تھی۔ مجہ کو لگا کہ دوبارہ کروانے میں مدد کی اور جب میں نے کورس مکمل کر لیا تو مجہ کو جاب دے دی۔ تاہم وہ مجہ سے کبھی بے تکلف نہ ہوا، لئے دیئے رہتا، ضرورت پر مختصر بات کرتا لیکن یہ سبھی آفس والے جان کر وائے میں مدد کی اور جب میں نے کورس مکمل کر لیا تو مجہ کو جاب دے دی۔ تاہم وہ مجھی افس والے جان کئے۔ کسی کی جرات نہ ہوتی کہ میلی نظر مجہ پر ڈالے۔ مجھے عامر کی کمپنی میں ملازمت گئے تھے کہ وہ میری عزت کرتا ہے، بہت احترام سے پیش آتا تھا، تو سبھی لوگ عزت سے پیش موقعہ ملا تو دل میں اس کا احترام کرنے لگی۔ اب اپنا سابقہ پر تکبر رویہ یاد کرتی تو شرما جاتی۔ کرتے چہ ماہ گزر چکے تھے۔ اس عرصہ میں اس شخص کی اچھائیوں کو دیکھنے کا کورس موقع طالبہ تھی اور والد کا سایہ بھی سر پر نہ تھا۔ ایسے میں موقع مامر نے مجہ سے کبھی بد تمیزی نہ کی تھی تو حق بہ جانب تھی۔ یہ الگ بات کہ جب عامر نے مجہ سے کبھی۔ یہ اس کے ساتہ اخلاق سے بات کرنا چاہئے عامر نے عامر کی تھی تو مجہ سے کبھی بد تمیزی نہ کی تھی تو مجھے بھی اس کے ساتہ اخلاق سے بات کرنا چاہئے۔ عامر نے مجہ سے کبھی بد تمیزی نہ کی تھی تو مجھے بھی اس کے ساتہ اخلاق سے بات کرنا چاہئے

سے معرض وجود میں تھی۔ خیر ، جو ہونا تھا ہو چکا تھا۔ انسانی رویے تو اپنی شخصیت کی کمتری اور برتری کی وجہ
آتے ہیں۔ قسمت نے ہمیں ملانا تھا، سو ملادیا۔ کل جو تقدیر مجہ پر نامہربان تھی وہ آج مہربان ہو چکی
تھی۔ میں نے امی کو بتایا کہ میرا باس میری یونیورسٹی کا کلاس فیلو ہے اور یہ بزنس اس کے
والد سے اسے وراثت میں ملا ہے۔ والدہ نے کہا اگر وہ تمہارا اتنا خیال رکھتا ہے تو کسی دن کھانے پر
بلا لو۔ امی کا خیال درست تھا۔ وہ سمجہ چکی تھیں کہ عامر کے دل میں میرے لئے جگہ ہے جبکہ مجھے
یہ بھی پتا نہیں تھا کہ وہ شادی شدہ ہے یا غیر شادی شدہ ایک دن امی کی طبیعت بہت خراب تھی سو
میں دفتر نے گئر۔ اس دن میرے نے سے ایم کا دیا وہ میں ایسا کیے، نیس کتر تی تھی کہ غیر نمہ دلا وہ ُ میں دفتر نُہ گئی۔ اس دن میرے ذمٰے اہم کام تھا اور میں ایسا کبھی نہیں کرتی تھی کہ غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کروں۔ یہ بات عامر کو پتا تھی، لہذا اس نے میرے گھر فون کیا کہ میری خیریت کا پتا چِل کا مظاہرہ کروں۔ یہ بات عامر کو پتا تھی، اہذا اس نے میرے گھر فون کیا کہ میری خیریت کا پتا چل سکے۔ امی نے فون پر بات کی اور بتایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہے اور بیٹی کے علاوہ مجہ کو سنبھالنے والا کوئی نہیں۔ تبھی وہ آپ کو چھٹی کی درخواست بھجوا رہی ہے۔ آنٹی چھٹی کی درخواست بھجوا رہی ہے۔ آنٹی چھٹی کی درخواست کی ضرورت نہیں، بخت میری کلاس فیلو ہے ، میں ان کو ملازم نہیں سمجھتا، صرف خیریت معلوم کرنے کو فون کیا تھا۔ اگر ایسی بات ہے بیٹے تو گھر آجاؤ اور میری خیریت دیکہ لو۔ عامر نے آفس اف ہونے کے بعد گاڑی نکالی اور ہمارے گھر آگئے۔ جب اس نے کال بیل دی۔ میں نے دھڑکتے دل کے ساته دروازہ کھو لا۔ یہ وہی شخص تھا جس کا دل کبھی میرے لئے دھڑکا تھا اور اج میرا دل آس کی خاطر دھڑک رہا تھا۔ وقت کا عجب چلن ہے ، حالات کی کایا پلٹتے دیر نہیں لگتی۔ کل وہ میرا دل آس کی خاطر دھڑک رہا تھا۔ وقت کا عجب چلن ہے ، حالات کی کایا پلٹتے دیر نہیں لگتی۔ کل کھر آئے اور امی کو اپنی گاڑی میں اسپتال لے گئے۔ وہ دونوں اس طرح گھل مل گئے تھے جیسے گھر آئے اور امی کو اپنی گاڑی میں اسپتال لے گئے۔ وہ دونوں اس طرح گھل مل گئے تھے جیسے عامر چلا گیا تب امی کے چہرے پر طمانیت تھی۔ وہ اج بہت خوش اور سکھی لگ رہی تھیں۔ شام کو عامر دوبارہ آیا اور امی کو اپنی گاڑی میں اسپتال لے گیا۔ آج ان کے درمیان میں ہی خود کو اجنبی محسوس کر رہی تھی۔ امی نے بعد میں بتایا کہ بخت! دراصل یہ میرا بھتیجا ہے ، تمہارے وسیلے سے کر بہت جانے کے بعد میں جانے ہے۔ ہی مجہ سے قطع تعلق کر لیا تھا۔ خدا نے تمہارے وسیلے سے مدنے کے بعد میرے بھائی نے بھی مجہ سے قطع تعلق کر لیا تھا۔ خدا نے تمہارے وسیلے سے مجھے میرے بھیجے میرے بھیجے میں جہتے خوش ہوں۔ اب کیا رکاوٹ تھی میری ماں عامر کی پھوپی جانے کے بعد میرے بھائی نے بھی مجہ سے قطع تعلق کر لیا تھا۔ خدا نے تمہارے وسیلے سے مجھے میرے بھتیجے سے ملایا ہے۔ آج میں بہت خوش ہوں۔ اب کیا رکاوٹ تھی میری ماں عامر کی پھوپی تھیں، جنہوں نے اپنے بھتیجے کو گلے سے لگا لیاتھا اور پھر عامر کی دلی مراد پوری ہوئی۔ وہ ایک بار پھر اپنی والدہ کو ہمارے گھر لایا اور انہوں نے جھولی پھیلا دی۔ بتاتی چلوں کہ امی کی شادی کے سال بعد ماموں کی شادی ہوئی تھی لہذا امی نے اپنی اس بھابھی کو اس وقت نہیں پہچانا تھا جب وہ پہلے دوبار ہمارے گھر رشتے کے لئے آئی تھیں۔ امی نے اپنے بھائی سے ملنے کی آرزو کی۔ ممانی اور عامر ان کو بھی منا کر امی کے پاس لے آئے۔ اس دن کا منظر دیدنی تھا جب ایک لمبی مدت بعد امی اور ماموں ملے تھے۔ ماموں نے کہا۔ بہن میرا تو بہت جی چاہتا تھا آپ سے ملوں مگر والد نے قسم دے دی کہ اب سلطانہ سے نہیں ملنا ہے تبھی دل پر پتھر رکہ لیا تھا۔ عامر نے مجھے کہا کہ آب تم آفس نہیں آؤ اور پھر شادی کی تیاریاں شروع کر دی گئیں۔ میری شادی دھوم دھام سے عامر کے ساتہ ہو آفس نہیں آؤ اور پھر شادی کی تیاریاں شروع کر دی گئیں۔ میری شادی دھوم دھام سے عامر کے ساتہ ہو گئی، جس میں دونوں خالائیں شریک ہوئیں، نانی جان بھی آئیں مگر افسوس کہ نانا وفات پاچکے تھے۔ اس طرح میری ماں کو مدتوں بعد ان کا مبکہ اور مجھے ننھیال کا دیدار نصیب ہوا۔ جب سالوں بعد تھے۔ اس طرح میر ی ماں کو مدتوں بعد ان کا مبکہ اور مجھے ننھیال کا دیدار نصیب ہوا۔ جب سالوں بعد تھے۔ اس طرح میر ی ماں کو مدتوں بعد ان کا مبکہ اور مجھے ننھیال کا دیدار نصیب ہوا۔ جب سالوں بعد ہے آنا تھا۔ افسوس کہ میری والدہ صرف تین برس ہی اپنوں کے ساتہ رہ سکیں اور پھر اپنے خالق کے پاس چلی آنا تھا۔ افسوس کہ میری والدہ صرف تین برس ہی اپنوں کے ساتہ رہ سکیں اور پھر اپنے خالق کے پاس چلی گئیں۔ آج ہر سکہ ہر نعمت میرے پاس ہے مگر ماں نہیں ہے، جس نے کتنے دکہ آٹھا کر مجھے پروان چڑ ھایا تھا۔ سچ ہے اس جہان میں ماں جیسا کوئی رشتہ نہیں اور ماں کی ہستی کا کوئی نعم البدل بهي نہيں۔']